رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۲ | مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | دو شنبہ | مطابق ۲۳ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ۲۸ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل تحریر بھیجی تھی کہ "حضور کو تین ہفتے سے زائد عرصے سے روزانہ بخار ہوتا ہے۔ پہلے پندرہ روز نزلہ سے سخت تکلیف رہی یہاں تک کہ گلے اور ناک سے خون آتا رہا جو چند روز سے بند ہوا ہے۔ بخار اب بھی روزانہ ہو جاتا ہے گو پہلے سے کسی قدر کم اور صرف چند گھنٹے رہتا ہے تمام احباب سے استدعا ہے کہ حضور کی صحت کیلئے بہت بہت دعائیں کریں۔"

۳۰ اپریل کو ... کو پہلے کی نسبت آرام رہا۔

۲۹ اپریل کو مکرم میر قاسم علی صاحب نے مباحثہ مالیر کوٹلہ کے حالات چوک میں سنائے جو نہایت دلچسپ تھے۔ انکو مفصل طور پر

نظم

شبِ قدر کی شام مقبرہ بہشتی میں

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

ہو گیا ہے جب سے تیرا روزنِ دیوار بند
آہ میں کس سے کہوں ہے جلوۂ دیدار بند

دیدۂ دل سے تجھے دیکھا کرینگے رات دن
کیا ہوا اگر کر دیا ہے روزنِ دیوار بند

سات پردوں سے نکل آئیگی رنگت پھوٹ کر
ان حجابوں سے کہیں ہوتا ہے حسنِ یار بند

چاند بدلی میں بھی چھپ جائے تو آخر چاند ہے
نور والوں کے کبھی ہوتے ہیں کہیں انوار بند

ہو چلی ہم مے پرستوں کے لئے وجہ سکون
بوٹے مے۔ جب سے ہوا ہے خانہ خمار بند

یہ مری آنکھیں ہیں جنہیں حسرت دیدار ہے
یہ مرا سر ہے کہ جسمیں ہیں ترے افکار بند

یہ مرا دل ہے جو تیرے شوق سے معمور ہے
یہ مرے لب ہیں کہ جنمیں ہیں کئی اشعار بند

واہ کیا کہنے ترے اے میرے مولیٰ کے جری
کر دیا تنہا ہی تو نے حملۂ کفار بند

جس قدر روکو گے یہ پھیلے گا اتنا ہی ضرور
کون کر سکتا ہے فیض چشمۂ ابرار بند

اے جوانمردو! اٹھو!! پہنچاؤ!!! وہاں پیغام حق
ہے جہاں پر ریل گاڑی اور موٹر کار بند

دیکھئے کب کوچ ہوتا ہے مرے احباب کا
کر چکے ہیں ایک عرصے سے سفر کا بار بند

دیکھئے اب کون لیتا ہے سنجارا کی کمان
ناطقہ کوستے ہیں کیونکر کفر کا۔ الضار بند

میں چمرقندی نہیں ہوں قادیانی ببر ہوں
کیا ضرورت ہے کمر میں ہو مری تلوار بند

جوہر تیغ قلم، سیف زبان دکھلاؤں گا
...م بھر میں کرونگا میں دم اشرار بند

ہر طرف ہے آفتاب صدق کی ضو افگنی
ہوتے جاتے ہیں مگر کیوں دیدۂ اغیار بند

آج اس مہندی کے بوٹے سے لپیٹ کر دو ئے
جسمیں ہے رنگینئ پائے نگار یار بند

اس سرے سے اُس سرے تک آگ ہی لگ جائیگی
کرکے دیکھو نالۂ پرسوز موسیقار بند

صبح و شام آتے ہیں انکو دیکھنے ہم شوق سے
آہ پاتے ہیں مگر آکر درِ دلدار بند

میرا فونٹن پن چلے کیونکر نہ یوں قرطاس پر
اسمیں ہے اکمل کسی کی شوخئ رفتار بند

اخبار احمدیہ

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ بعض احباب تحریر فرماتے ہیں کہ ہم سالانہ جلسہ پر نہیں آسکتے مجبوری ہے۔ اسلئے پرچے امتحان کے ہمارے پاس بھیجدیئے جاویں۔ سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سوالوں کے پرچے مقامی سکرٹری صاحب کو ہدایات سمیت روانہ کردیئے جاینگے۔ کہ امتحان دینے والے اصحاب سے حسب شرائط جواب لکھوا کر یہاں بھیجدیں۔ مگر یہ اجازت استثنائی اور بحالت مجبوری ہوگی۔

مثلاً ان لوگوں کے لئے جو بہت دور دراز مقامات میں ہوں۔ اور جلسہ پر حاضر نہ ہوسکتے ہوں یا ایسی ملازمت پر ہوں کہ ان کو رخصت بالکل نہ مل سکتی ہو ؛

ایسے احباب کو ان امور کی اطلاع دو ماہ پیشتر یعنی یکم نومبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں کرنی ضروری ہے تاکہ انتظام ہوسکے۔ والسلام۔ ناظر تعلیم و تربیت۔

احمدی حاجی مولانا سید میر محمد اسعید صاحب حیدرآباد دکن سے بارادہ حج بیت اللہ روانہ ہوچکے ہیں۔ سید سراج شاہ صاحب ساکن موضع چاٹ ۱۶ جنوبی ڈاکخانہ ہنڈیوٹی ضلع شاہ پور اطلاع دیتے ہیں کہ وہ حج کے لئے روانہ ہونیوالے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اور جو احمدی حج کو جانیوالے ہوں۔ ان کے ساتھ جائیں تاکہ اس سفر مبارک میں آسانی ہو۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اور جو احمدی احباب امسال بیت اللہ کو جانے کا عزم رکھتے ہیں۔ وہ اطلاع دیں تاکہ ان کے نام شایع کردیئے جائیں ؛

احمدی مستورات گجرات شہر گوجرات میں کچھ عرصہ سے مستورات میں بھی تبلیغ کا کام شروع ہے۔ اور مستورات کی ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ اور باقاعدہ چندہ کی فہرست کھولی گئی ہے۔ مستورات کا چندہ پندرہ ۱۵ روپیہ کے قریب جمع ہوگیا ہے۔ اور بھی کوشش ہورہی ہے یہاں مسجد میں پردہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور مستورات ہر روز صبح اور شام کی نمازوں میں آتی ہیں۔ اور باجماعت نماز پڑھتی ہیں۔ جمعہ بھی عورتیں باقاعدہ جماعت کے ساتھ پڑھتی ہیں۔ میرے خیال میں یہ کام بہت اچھا ہے کہ احمدیوں نے مستورات کی طرف بھی توجہ کی ہے۔ شہر گجرات کی مستورات میں مرزا حاکم بیگ صاحب کی اہلیہ نے احمدیت کی روح پیدا کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دین کی خدمت کے لئے بیش از بیش ہمت عطا کرے یہاں کی جماعت نے آٹا فنڈ سنہ ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء میں جاری کیا تھا۔ اور کام اچھا چل نکلا تھا۔ مگر بسبب کسی مستعد آدمی نہ ملنے کے کام بند ہو گیا تھا۔ اب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اس کام کو سرانجام دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور دو تین ہفتہ سے کام شروع کیا ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ پہلی انجمن ہے۔ جسمیں مستورات مسجد میں باقاعدہ ہر روز جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتی ہیں۔ کیونکہ سوائے قادیان کے اور کسی جگہ اس قسم کا انتظام پہلے نہیں سنا گیا۔ اور نہ ہی اخبار میں شایع ہوا ہے۔ صرف لاہور اور سگیانہ کی جماعتوں کا ذکر اخبار میں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ مگر وہ بھی جمعہ کے متعلق۔ ہر روز باجماعت نماز کا ذکر کسی اخبار میں نہیں دیکھا گیا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ گوجرات۔

جماعت کوہاٹ کا چندہ میں نے گذشتہ عریضہ میں بتایا تھا کہ یہاں کے چند دوستوں کا چندہ ۲۵۰ روپے ہوا ہے۔ ۲۳ر اپریل کو خاکسار معہ شیخ الہی بخش صاحب احمدی سب انسپکٹر آبکاری کوہاٹ بغرض وصولی خاص چندہ ٹل گیا۔ جو یہاں سے ۶۰ میل ہے۔ بابو عمر بخش صاحب نے ستر روپیہ۔ بابو اللہ دتا صاحب و مولوی محی الدین صاحب نے بارہ روپے وصول ہوئے۔ اس طرح گویا ۳۳۲ روپے چندہ خاص ہوگیا۔ ابھی دو دوست باقی ہیں۔ خدا کرے یہ رقم اور بڑھے۔ واقعی میرے دوستو یہ قربانی کا وقت ہے۔ قربانی کرو تا قرب پاؤ۔

خاکسار صدرالدین سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ۔

امریکہ کے رسالہ کیلئے امداد مبلغ بیس روپے جناب خانصاحب عبدالحمید خان آف زیدہ احمدی نے رسالہ امریکہ کے لئے عنایت فرمائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار محمد اسمٰعیل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

ولادت اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو لڑکا دیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ برخوردار کی عمر و اقبال میں ترقی دے اور خادم اسلام بنائے۔ آمین۔

خاکسار بی۔ ایم۔ صاحبجان عفا اللہ عنہ۔ جگلور

درخواست دُعا خاکسار کی اہلیہ بہت بیمار ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ صحت دے احباب کی دُعا کی جانی بہت کافی ہوگی ؛

خاکسار محمد حسین خان کلرک ہیڈ پوسٹ آفس لاہور

پچاس ۵۰ روپے کیسے ہیں ایک بھائی محمد عبداللہ احمدی نے جو بوشہر میں ملازم ہیں۔ مجھے یہ رقم بھیجی ہے۔ مگر تفصیل نہیں ہے کہ کس غرض کے لئے ہے۔ مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں۔ اگر وہ صاحب اخبار دیکھیں۔ تو مجھے فوراً اطلاع دیں۔ تاکید ہے۔

خاکسار عبد الجلیل رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۱ء

سُودی لین دین اللہ تعالیٰ سے جنگ ہے

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

دنیا بھی عجیب جگہ ہے۔ جہاں اسمیں ایسے لوگ رہتے ہیں جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مسلمان کہتے ہیں۔ وہاں ایسے بھی بکثرت ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور کافر ہیں۔ اس کا اور اس کے رسولوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ عجیب وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آپکو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ یعنی کامل فرمانبردار اور پورا مطیع اور اس نام پر فخر کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف عملی طور پر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مصروف جنگ بھی ہیں۔ آپ سنکر حیران ہونگے کہ ایسا خدا سے جنگ کرنیوالا اور پھر مسلمان نام اپنے لئے تجویز کرنے والا کون شخص ہو سکتا ہے۔ بلکہ شاید آپ میرا اعتبار نہ کریں۔ مگر جلدی نہ کیجئے۔ میں آپ کو ایسے آدمیوں کا پتہ بتا سکتا ہوں۔ وہ ہیں:-

سُود لینے والے مسلمان

یہ مضمون میں نے اسلئے لکھا ہے کہ میری خواہش ہے کہ ہماری جماعت پورے طور پر سُود کے لینے اور دینے دونوں کی حرمت سے اچھی طرح واقف ہو جائے۔ کیونکہ اگرچہ ہمارے احباب اللہ اور رسُول کے احکام اور مسیح موعود کے فتاویٰ کا جوا اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض بعض لوگوں کو میں نے اب تک سُود کے متعلق سوالات کرتے اور بحثیں کرتے دیکھا ہے۔ بعض وقت ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ بنکوں کے سُود کے متعلق کیا حکم ہے؟ وہ تو بے مانگے زبردستی ہمیں سُود دیتے ہیں۔ بعض صاحب پوچھتے ہیں کہ کیوں جی سُود کھانا تو حرام ہوا۔ اگر مجبوری ہو تو سود پر روپیہ لینا بھی گناہ ہے؟ پھر بعض پوچھ بیٹھتے ہیں۔ کہ جی آج کل تو تجارت بغیر سُود کے چل ہی نہیں سکتی۔ بڑی مشکل ہو گئی ہے۔ اس زمانہ میں تو کچھ نرمی چاہیئے تھی۔ غرض کہاں تک نقل کروں۔ طرح طرح سے لوگ مختلف رنگوں میں سوال اٹھاتے ہیں اس قسم کی گفتگو سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر سود کی حرمت اور ناپاکی دلوں میں اس طرح قائم ہی نہیں ہوئی۔ جس طرح ہونی چاہیئے تھی۔ کبھی کسی نے مسلمانوں کی مجلس میں یہ سوال نہ سنا ہو گا کہ کیا سؤر کی چربی کھا لینی جائز ہے۔ کیونکہ حکم تو سؤر کے گوشت کے متعلق ہے۔ یا یہ کہ اگر حلال گوشت نہ ملے۔ صرف دال موجود ہو۔ مگر دال سے ذرا نفخ اور بدہضمی ہو جاتی ہو اور اسوقت جھٹکے کا گوشت ملتا ہو۔ تو کیا اس کا شوربا استعمال کر لیا جائے۔ یا مثلاً یہ کہ کسی شخص کو بوجہ غربت کے رشتہ نکاح نہیں ملتا۔ اور اسکی ایک بہن ہے۔ تو مجبوری سے وہ اسی سے شادی کر لے۔ غرض ایسی بیسیوں مثالیں بیان ہو سکتی ہیں۔ جن کا ذکر کرنا تک ایک مسلمان کے لئے ناگوار ہے اور اگر کوئی ایسی بات عمل میں کیا صرف زبان پر لائے۔ تو بھی وہ نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر سُود جو سؤر کی ہی حرمت کا رنگ رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ تہدید اس کے بارے میں آئی ہے۔ اس کے جواز کے لئے لوگ فتویٰ اور ترکیبیں پوچھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ضرورت ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کو بار بار آگاہ کریں اور ان کے کانوں میں اس طرح سے اس کی حرمت ناپاکی اور نجاست کا ذکر پہنچا دیں کہ نہ صرف وہ اس کا کھانا اور کھلانا حرام سمجھیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کا ذکر بھی اس طرز سے کریں کہ ہماری آیندہ نسلوں کے دلوں میں خنزیر کے گوشت سے بھی بڑھکر اس کی نفرت بیٹھ جائے۔ پس اس نیت سے یہ سلسلہ مضامین لکھا جائے گا۔ اسمیں بعض قسموں کی ناجائز بیعوں کا ذکر نہ ہو گا۔ نہ سُود کے کبھی باز یاب و رباریک طریقہ کا۔ بلکہ محض یہ کہ عرفاً اور شرعاً جو چیز سُود کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کے ربا ہونے میں کوئی شبہات و شبہ نہیں کسی مسلمان کیلئے قطعاً حرام اور ناجائز ہے کہ اُسے کھائے یا کھلائے یا ان دونوں باتوں میں سے کسی پر مدد کرے۔

اَب مَیں سُود کی وہ تعریفیں لکھ دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) سُود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے۔ جو بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ احمدیہ)

(۲) شرع میں سُود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدہ کیلئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے۔ اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آئیگی وہ سُود کہلائیگا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا۔ اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے تو وہ سود سے باہر ہے۔

(فتاوےٰ احمدیہ)

اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو قرض سو روپیہ دیا اور مقرر کر لیا۔ کہ اس سو پر ۵ روپیہ فیصدی فی سالی رقم لیا کروں گا بطور فائدہ کے۔ یہ تو سود ہوا اور حرام ہے۔ اور اگر اس نے سو روپیہ قرض دیا اور کوئی رقم فائدہ کی مقرر نہ کی۔ تو واپسیٔ قرض کے وقت اگر مقروض نے ۵ روپیہ زیادہ کر کے بطور احسان اپنے پاس سے پانچ روپیہ اسے واپس کئے۔ تو یہ سُود نہ ہوا۔ کیونکہ پیشتر سے آپس میں کسی مقررہ فائدہ کے لینے یا دینے کا معاہدہ نہ ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں متعدد جگہ سُود کی حرمت کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً ملاحظہ ہو سورہ بقر رکوع ۳۸:-

الذین یاکلون الربٰو لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس ط ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربٰوا م واحل اللہ البیع وحرم الربٰوا ط فمن جاءہٗ موعظۃٌ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف ط وامرہٗ الی اللہ ومن عاد فاولٰئک اصحٰب النار ھم فیہا خالدون - یمحق اللہ الربٰوا ویربی الصدقٰت ط واللہ لا یحب کل کفار اثیم ٥

ترجمہ لفظی۔ وہ لوگ جو کھاتے ہیں سُود نہیں کھڑے ہونگے مگر اس کی مانند کہ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ جسے باؤلا کرتا ہے

شیطان چھو کر مخبوط الحواس کر دیتا ہے۔ یہ اسلئے کہ انھوں نے کہا محض تجارت بھی مانند سود کے ہی ہے۔ اور حلال کی اللہ نے تجارت اور حرام کیا سُود۔ پس وہ کہ آئی اس کے پاس نصیحت اس کے رب سے۔ پھر باز رہے۔ پس اس کیلئے ہے۔ جو پہلے ہو چکا۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اور جو پھر کرے پس وہی ہیں آگ میں جلنے والے اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ مٹاتا ہے۔ اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو اور اللہ نہیں پسند کرتا ہر ایک کُفر کرنیوالے گنہگار کو۔

پھر فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین ہ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لاتظلمون ولاتظلمون

ترجمہ۔ اے ایماندارو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود میں سے اگر تم مومن ہو۔ پس اگر نہ کرو گے تم یہ تو تیار ہو جاؤ لڑائی کے لئے اللہ اور اس کے رسول سے۔ اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے ہیں اصل مال تمہارے نہ نقصان دو تم اور نہ نقصان دیئے جاؤ۔

پھر اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ آل عمران رکوع ۱۴ یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافاً مضٰعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ہ واتقوا النار التی اعدت للکٰفرین۔ ترجمہ اے ایمان والو مت کھاؤ سُود بڑھ چڑھکر اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور ڈرو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔

رہی یہ بات کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود کھانا تو منع ہے مگر کیا سود کھلانا بھی منع ہے؟ اگر ضرورت پڑ جائے۔ تو ہم سُود دیکر روپیہ کیوں نہ لے لیا کریں۔ سو ایک جواب تو ظاہر ہے۔ کہ جب خدا نے نفس سود کو حرام کر دیا تو کھانیوالا اور کھلانیوالا دونو گنہگار ہیں۔ مگر ایک آیۃ بھی پیش کر دیتا ہوں۔ سورہ روم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما اٰتیتم من ربًا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ ترجمہ اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم سود سے تاکہ زیادتی ہو لوگوں کے مالوں میں پس وہ نہیں بڑھتا اللہ کے نزدیک اور جو کچھ تم دیتے ہو زکوٰۃ سے چاہتے ہو تم رضائے الٰہی کو۔ پس یہی لوگ بڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح گذشتہ آیات دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللہ اب سُود کو مٹاتا ہے۔ یعنی اس خباثت کا نام ونشان مُسلمانوں میں بلکہ انسانوں میں نہ رہے۔ تو بہتر ہے۔ پس جو شخص سُود پر خود روپیہ لیتا ہے۔ وہ گویا اس رسم کو بجائے مٹانے کے قائم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کا مقابلہ کرتا ہے۔

پھر خدا تعالےٰ نے یہود پر ناراضگی کے اسباب میں سے ایک سبب سُود بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبٰتٍ احلت لھم وبصدھم عن سبیل اللہ کثیرًا واخذھم الربوا وقد نھوا عنہ واکلھم اموال الناس بالباطل واعتدنا للکٰفرین منھم عذابًا الیمًا (النساء ع ۲۲)

ترجمہ۔ پس بسبب یہودیوں کے ظلم کے حرام کیا ہم نے ان پر پاکیزہ چیزوں کو جو ان کے لئے حلال کی گئی تھیں اور بسبب ان کے روکنے کے راہ خدا سے بہتوں کو اور بسبب انکے لینے سُود کے اور تحقیق وہ منع کیے گئے تھے اس سے اور بسبب ان کے کھانے مال لوگوں کے ناحق اور تیار کیا ہم نے کافروں کے لئے انہیں سے عذاب دردناک۔

پس ان آیات کے صرف ترجمہ سے ہی واضح ہو گیا ہو گا کہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ قوموں پر بسبب سود خوری کے غضب کیا۔ مسلمانوں کے لئے سود حرام کیا۔ اس کا لینا اور دینا دونو منع کئے۔ اور فرمایا جواب بھی باز نہ آئیگا۔ تو پھر خدا اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ قرآن مجید نے سور یا شراب یا مردار کھانے پر اس سے زیادہ یا کم از کم اتنی بھی تہدید فرمائی ہو۔ اگلے نمبر میں میں بتاؤں گا کہ رسول کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ نے سُود کھانے اور کھلانے والوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے ٭

مسیح موعودؑ کا بے سُود انتظار

شیعوں کے اخبار "اثنا عشری" دہلی کے ۲۳۔ اپریل کے پرچہ میں "مہدی موعود" کے عنوان سے ایک ناتمام مضمون شایع ہوا ہے جسمیں مریض اسلام کو اچھا کرنے کے لئے مذہب کے آڑے وقت کام آنے کے لئے مسلمانوں کو صلیبی غلبہ سے بچانے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود کا آنا قرآن اور حدیث کی پیشگوئیوں کے ماتحت ضروری قرار دیتے ہوئے ان لوگوں کے جواب میں جو یہ خیال رکھتے ہیں کہ اب کوئی خدا تعالےٰ کا برگزیدہ مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے نہیں آسکتا۔ لکھا ہے کہ:۔

"جب ابتدائے عالم سے آج تک دنیا خدا کے پیاروں سے خالی نہیں رہی۔ تو آج سے قیامت تک جو نسلیں پیدا ہونگی۔ انھوں نے ایسا کیا قصور کیا ہے کہ ان کو بحر ضلالت میں چھوڑ کر رہبری کے لئے کوئی شمع ہدایت نہ دی جائے۔"

فی الواقع یہ ایک ایسا امر ہے۔ جس پر ہر ایک شخص کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ جبکہ ازمنہ ماضیہ میں خدا تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے اپنی طرف سے نبی اور رسول بھیجتا تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس زمانہ میں جو پہلے تمام زمانوں سے بڑھکر ظلمت اور تاریکی کا زمانہ ہے۔ اور جسمیں بے دینی اور گمراہی اپنی انتہائی حد کو پہنچ چکی ہے۔ اسمیں خدا تعالیٰ کسی ہادی اور راہنما کو اپنی طرف سے منتخب کر کے نہ بھیجے۔ ضروری ہے کہ اس میں بھی کوئی ایسا انسان آیا ہو۔

یہ ایسی سچی اور پکی بات ہے کہ اس کے اقرار اور اعتراف کے لئے ہر ایک سمجھدار انسان فطرتاً مجبور ہے۔ لیکن حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں جس انسان کو ہدایت خلق کے لئے مبعوث کیا۔ اور جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے دعاوی کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔ اس کو تو قبول نہیں کرتے۔ اور

کسی امداد کا انتظار میں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اب ان کا انتظار سراسر جنون ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مرزا صاحب کے سوا کسی اور نے آنا ہے۔ تو اب جبکہ مریض اسلام جان توڑ رہا ہے۔ مذہب پر سخت ابتلا کا وقت آیا ہوا ہے۔ اور مسلمان صلیبی غلبے کے نیچے کچلے جا رہے ہیں جس کا خود انہیں اعتراف ہے۔ تو وہ کبھی نہیں آتا۔

گورنمنٹ کے متعلق مسلمانوں کا رویہ

گذشتہ ایام میں قادیان میں غیر احمدیوں کا جو جلسہ ہوا۔ اسمیں عوام کو ہمارے خلاف بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے اس بات پر بھی بڑا زور دیا گیا۔ کہ ہم ان کارروائیوں میں شامل نہیں ہوتے جو گورنمنٹ انگریزی کے خلاف ان ایام میں کی جا رہی ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو گورنمنٹ کا وفادار قرار دیتے ہیں۔

اسکے متعلق حضرت مسیح موعود کی وہ تحریریں پڑھ پڑھکر سنائی گئیں۔ جنمیں آپ نے گورنمنٹ کے احسانات جتا کر اپنی جماعت کو گورنمنٹ کا وفادار اور اطاعت شعار رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور ایسے تعجب کے ساتھ کہا کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی تعریف میں اسقدر لکھا ہے۔ کہ اگر اسے جمع کیا جائے۔ تو آٹھ سو صفحہ کی کتاب بن جائے۔

چونکہ آج کل گورنمنٹ کی مخالفت میں ایک رو چلی ہوئی ہے۔ اسلئے اس رنگ میں بھی ہمارے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی۔

اس کے متعلق ہم اسوقت کسی لمبی چوڑی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ مولوی شبلی نعمانی کے ایک مضمون سے جو ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۱ء کے مشرق میں شایع ہوا ہے۔ چند سطور پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اس مضمون میں تاریخ اسلامی کے حوالوں سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ مسلمان جس غیر مذہب کی حکومت کے ماتحت رہے ہیں۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے رہے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد زریں سے آج تک مسلمانوں کا ہمیشہ یہ شعار رہا کہ وہ جس حکومت کے زیر اثر رہتے۔ اس کے وفادار اطاعت گذار رہتے۔ یہ صرف ان کا طرز عمل نہ تھا۔ بلکہ ان کے مذہب کی تعلیم تھی۔ جو قرآن مجید حدیث و فقہ سب میں کنایتاً اور صراحتاً مذکور ہے۔"

مولوی شبلی صاحب کو علم و کمال کے لحاظ سے جو مرتبہ مسلمانوں میں حاصل ہے۔ اور تاریخ دانی کے لحاظ سے ان کو جو درجہ دیتے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ مندرجہ بالا الفاظ کو غور و فکر کی نظر سے دیکھیں۔ اور بتائیں کہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر انہوں نے گورنمنٹ کے متعلق جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ وہ کہاں تک اُن کے مذہب کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اسی سے انہیں یہ بھی معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہماری جماعت اگر گورنمنٹ کی وفادار اور اطاعت شعار ہے۔ تو محض اسلئے کہ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اسوجہ سے علماء کہلانے والوں کا ہماری مخالفت کرنا اور ہمارے خلاف عوام کو بھڑکانا ثبوت ہے اس امر کا کہ انہیں اسلام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ وہ محض اپنے نفسانی جوشوں کی رو میں بہ رہے ہیں ؛

احمدیوں کی بستی

اس عنوان سے اخبار پرکاش اپنے ۲۴ اپریل کے پرچہ میں تازہ مردم شماری کے اعداد و شمار پیش کر کے لکھتا ہے:۔ "گویا قادیان کو احمدیوں کی ایک بستی ہی سمجھنا چاہیئے"

آریہ اخبار کے ان الفاظ کی طرف ہمارے مخالفین کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھنا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود اور آپکے سلسلہ کے شامل حال ہے۔ یہ وہی قادیان ہے۔ جہاں دعوٰی سے قبل حضرت مسیح موعود کو گاؤں کے اکثر لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ پھر یہ وہی قادیان ہے جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خدام کو ابتدائی ایام میں سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ حتیٰ کہ مسجد میں جانے کا راستہ روک دیا گیا۔ اور احمدیوں کو کھیتوں میں رفع حاجت کرنے سے منع کر دیا گیا اور بھی کئی طرح سے تمام بستی کے لوگوں نے دکھ دیئے۔ اور ابھی حال کے متعلق ثناء اللہ نے غیر احمدیوں کے جلسہ میں مضحکہ اڑایا تھا کہ اگر اچھے مسیح موعود آئے تھے۔ جنکو اپنے گاؤں کے لوگ بھی تنگ کرتے تھے۔

مگر اب دیکھو چند ہی سال میں قادیان کی حالت اسقدر بدل گئی ہے۔ کہ ایک معاند قوم کا اخبار اسے "احمدیوں کی بستی" قرار دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کیا یہ اس بات کا بین اور واضح ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی خاص مدد فرما رہا ہے۔ اور آپ کی جماعت کو باوجود دشمنوں کی مخالفت کے دن بدن ترقی اور غلبہ دے رہا ہے ؛

گائے کے متعلق ہندوؤں کا الٹی میٹم گورنمنٹ کو

حال ہی میں ہندوؤں کی جو کانفرنس ہردوار میں ہوئی ہے۔ اور جس میں ہندوؤں کے بڑے بڑے نامور لیڈر شامل ہوئے ہیں۔ اس میں ایک ریزولیوشن یہ پاس کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ فوجوں کے لئے جو گائیں استعمال کرتی ہے یا بیل اور گائیں ممالک غیر کو بھیجتی ہے۔ اس کے متعلق اگر آئندہ چار ماہ کے اندر اندر اپنا رویہ نہ بدلے۔ تو آئندہ جنم اشٹمی کے موقعہ پر بندرابن میں خاص اجلاس ہندو کانفرنس کا منعقد کر کے اس امر کا فیصلہ کیا جائیگا کہ ہندوؤں کو اسبارہ میں کونسی مؤثر کارروائی کرنی چاہیئے ؛

اس ریزولیوشن کے متعلق لالہ سکھبیر سنگھ صاحب نے جن کا گائے کے ذبح کرنے کے خلاف ریزولیوشن تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کونسل آف سٹیٹ میں رد ہو چکا ہے۔ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اسکے متعلق درخواستیں بہت دے چکے ہیں میرا ضروری اور مناسب ریزولیوشن بھی رد کر دیا گیا۔ گئو ہماری ماتا ہے۔ پرانوں سے پیاری ہے۔ ہم اسکے لئے تن من دھن قربان کر دینگے۔

ایک اور صاحب نے تو یہانتک کہدیا کہ گئو ماتا ہمارے دھرم کی بنیاد ہے۔ اسکو قتل کر کے گورنمنٹ ہندو دھرم میں دخل اندازی کر رہی ہے۔ بہتیرے اچھے آتے ہیں جوشیلے الفاظ گائے کی حمایت میں استعمال کئے اور بہت جلدی عملی کارروائی کرنے کی تاکید کی لیکن آخر چار ماہ کی مہلت گورنمنٹ کے لئے تجویز کی گئی۔

اس عرصہ کے بعد ہندو صاحبان نے اگر گائے کی حفاظت کے متعلق کوئی کارروائی کی تو اس سے مسلمانوں کو یہ اندازہ لگانے کا موقعہ مل جائیگا کہ اسی معاملہ میں ہندو ان سے کیا سلوک کرینگے ؛

مسلمانوں کا مشرکوں سے الحاق

عن ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ...... و ستعبد قبائل من امتی الاوثان وستلحق قبائل من امتی بالمشرکین وان بین یدی الساعۃ دجالین کذابین قریباً من ثلثین کلھم یزعم انہ نبی ولن تزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم (ابن ماجہ)

ثوبان سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک وقت آئے گا۔ کہ میری امت کے لوگ بتوں کی عبادت کریں گے (یعنی بت پرستوں کی تعظیم کریں گے) اور بت پرستوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ اور قیامت سے پہلے قریب تیس کے ایسے جھوٹے پیدا ہونگے جن میں سے ہر ایک یہی خیال کرے گا۔ کہ وہ نبی ہے۔ اور ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جس کی مدد کی جائیگی۔ اور مخالفت کرنے والے اس کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

اس حدیث میں جناب رسول خدا صلعم نے (یعنی حدیث کے اس حصہ میں جس کو میں نے نقل کیا ہے۔) تین باتوں کو بیان فرمایا۔ پہلی بات۔ آپ کی امت بت پرستوں کے ساتھ ملاپ پیدا کرے گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کو ہندو مسلم کے موجودہ اتحاد نے پورا کر دیا۔ دوسری بات تیس کے قریب ایسے اشخاص ظاہر ہونگے جو اپنے آپ کو نبی سمجھینگے تیس کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک گروہ ہوگا۔ جو ہر شہر اور قصبہ میں پھر کر لوگوں کو فتنہ کی طرف دعوت دے گا۔ جیسا کہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکون دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیھا قذفوہ فیھا (ابن ماجہ) کہ جہنم کے دروازوں پر بلانے والے پیدا ہونگے۔ جو کوئی ان کی طرف گیا۔ اس کو انہوں نے اٹھایا۔ اور جہنم میں ڈال دیا امید کہ میرے بھائی ان دعاۃ کو سمجھ گئے ہونگے جن کی تعداد بھی قریب تیس کے پہنچ جاتی ہے۔ نیز تیس کے اعداد میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ ایک ایسے امر کی نسبت جس کا تیس کے عدد کے ساتھ تعلق ہوگا۔ وہ دعاۃ لوگوں کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ یعنی امر خلافت کے بارہ میں۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔ الخلافۃ ثلثون سنۃً کہ خلافت تیس سال تک ہوگی۔ خلافۃ ابی بکر سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ (مشکوٰۃ) دوسری حدیث میں ہے۔ ثم تکون خلافۃ علی منہاج نبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ ...... ثم تکون خلافۃ علے منہاج نبوۃ۔ کہ آخر زمانہ میں پھر خلافت منہاج نبوت پر واقع ہوگی۔ گویا تیس کے عدد میں ان دعاۃ کے فتنہ کی تشریح کی گئی۔ نبی کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ وہ دعاۃ شریعت کے برخلاف ایسے احکام قوم کے پیش کرینگے۔ گویا یہ لوگ اس زمانہ کے صاحب شریعت نبی ہیں۔ مثال کے طور پر چند نظائر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(۱) گائے کی قربانی سے ان دعاۃ نے مسلمانوں کو یہاں تک منع کیا۔ کہ دوسری حرام چیزوں کی طرح اس کو بھی حرام سمجھ لیں۔ حالانکہ شریعت اسلام میں گائے کی قربانی کا حکم موجود ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ سات آدمی مل کر گائے کی قربانی کریں۔ والبقرۃ عن سبعۃ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "ذبح بقرہ در ہندوستان اعظم شعار اسلام است (مکتوبات صفحہ ۱۰۶/۱۔)

(۲) بیت اللہ میں حج کے لئے جانے والوں کو روک دیا کہ ہم تو سومنات کو بیت الحرام کرینگے اور مسلمانوں کو مجبور کیا ہندوؤں کا دامن پکڑا۔ جو مولوی نہ بیگا۔ تو مالوی ہی سہی۔ خدا خیر۔ انہی رام رام کرینگے۔ سچ فرمایا جناب مخبر صادق صلعم نے ستعبد قبائل من امتی الاوثان

(۳) مکہ معظمہ کے حق میں یہاں تک کہدیا۔ کہ اس میں رہا ہی کیا ہے۔ سومنات میں تو فلاں فلاں ہیں۔ اس جگہ ایک حدیث کا بھی سنا دینا فائدہ سے خالی نہیں۔ احد کے دن ابوسفیان نے جب پکار کر کہا۔ اما ھٰؤلاء فقد قتلوا کہ محمد۔ ابوبکر۔ عمر مارے گئے ہیں۔ حضرت عمر نے سن کر فرمایا۔ کذبت واللہ یاعدو اللہ کہ اے دشمن خدا تو جھوٹ بولتا ہے جن کا تو نے نام لیا سب زندہ ہیں۔ پھر جب ابوسفیان نے "اُعل ھبل اُعل ھبل" کا گیت گانا شروع کیا۔ تو جناب رسالتماب صلعم نے صحابہ کو حکم دیا۔ قولوا اللہ اعلیٰ واجل کہو خدا برتر اور بزرگتر ہے ابوسفیان نے کہا۔ ان لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم کہ ہمارا تو عزیٰ ہے۔ تمہارا کوئی عزیٰ نہیں۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا۔ تم کیوں اس کو جواب نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کی کیا جواب دیں۔ فرمایا کہو۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم کہ اللہ ہمارا مددگار ہے۔ تمہارا کوئی مددگار نہیں (بخاری)

خیال فرمایئے۔ یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ جب رسول خدا نے ابوسفیان کو ھبل کی جے پکارتے سنا۔ تو چپ رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اور فرمایا کہ اٹھ کر جواب دو۔ اور یا اب ایسا وقت آیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی مجالس بلکہ مساجد میں گاندھی کی جے کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ گویا اعل ھبل اور اللہ اعلےٰ کا بھی کوئی جوڑ ہے۔ جو آج کل کے مسلمانوں نے ان کو ایک جگہ میں ملا رکھا ہے۔ مگر جس طرح ابوسفیان نے جب آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کی بابت کہا کہ اما ھٰؤلاء فقد قتلوا تو حضرت عمر نے جواب دیا۔ کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ یہ سب زندہ ہیں۔ اسی طرح آج بھی جب لوگوں نے سمجھا کہ اسلام شہید ہو گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پکار کر کہا کہ آؤ۔ میں تم کو اسلام کی زندگی کا ثبوت دیتا ہوں۔ جس طرح ابوسفیان نے کہا کہ وان لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم اسی طرح اس وقت بھی بت پرستوں کے طرف دار بول اٹھے۔ کہ سومنات میں تو فلاں فلاں ہیں۔ مکہ میں ایک باغی کے سوا کچھ نہیں۔ مگر ایسے لوگ یاد رکھیں اللہ تعالےٰ اسلام کا مددگار ہے۔ اس سے پہلے تو ترکوں کو ظالم و غاصب کہتے تھے آج شریف مکہ کو باغی قرار دیتے ہیں۔ ترکوں کے متعلق میں ایک حوالہ سناتا ہوں "سلطان روم جو خانوادہ ترک میں سے ہے۔ اور بزور و زبردستی خلافت اسلامی پر جو قریش سے مخصوص تھی قابض ہے دیکھو رفع العجاجہ صفحہ ۱۵۱)

(۴) نماز۔ زکوٰۃ جو خدا تعالےٰ نے فرض کی اس کے ساتھ ان دعاۃ نے ایک مشرک کی تحریک پر قوم کے واسطے ترک موالات بھی اسی طرح کا فرض ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ صحابہ تو نماز کے ساتھ مشرکوں سے جدا رہنے پر آپ کی بیعت کرتے تھے نسائی میں جریر سے روایت ہے۔ قال بایعت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی اقامۃ الصلوٰۃ.. ...... وعلی فراق المشرک. مگر آجکل مشرک کے حکم پر چلنا صوم صلوٰۃ کی طرح فرض سمجھا گیا. خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ صوم کی تو پرواہ نہیں. لیکن کیا مجال کوئی مشرک کے روزہ کو ترک کرے. چند ماہ کا ذکر ہے. ہمارے قریب ایک گاؤں میں اسکے روزہ کے دن ایک مسافر کو پانی دینا گاؤں والوں نے پسند نہ کیا۔

(۵) خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ الخ لیکن یہ لوگ مشرکوں کو اپنی مسجدوں میں بلاکر کہتے ہیں کہ قوم نصاریٰ نے ہمارے اسلام کی عمارت کو گرا دیا ہے. تم ہمارے ساتھ ملکر اس کی تعمیر میں ہم کو مدد دو اور یہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں نے خود نصاریٰ کے ساتھ شامل ہوکر حیات مسیح کے عقیدہ سے اسلامی عمارت کی بنیاد اکھیڑ دی اور بغیر اجرت اور مزدوری اب تک ان کے ہمراہ اس کام میں مشغول ہیں. جس کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے اپنا ایک نبی بھیجا۔ جس نے آکر مسلمانوں کو سمجھایا کہ او نادانو! نصاریٰ کے پادری تمہارے اسلام کے لئے قبر کھود رہے ہیں تاکہ افضل الانبیاء کو زیر زمین اور مسیح ناصری کو آسمان پر بٹھاکر اسلام کو دفن کردیں. تم اسلام کی بیخ کنی میں کیوں ان کے ساتھ شریک ہوتے ہو. اور کیوں مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کیواسطے تم اور عیسائی اکٹھے ہوکر اونچا مینار کھڑا کرتے ہو. افسوس کہ اس نبی کی طرف تو مسلمانوں نے توجہ نہ کی. اور ایک مخالف اسلام کو امام مان کر اہل کتاب کے طعام کو حرام ٹھہراتے ہوئے (وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم) اور مشرکوں کی آگ پر پکی ہوئی ہانڈی سے کھانا موجب برکت سمجھتے ہیں. جس سے انکے نزدیک اسلام کو ترقی ہوگی. حالانکہ ابی ثعلبہ سے روایت ہے. فقلت یا رسول اللہ قدور المشرکین نطبخ فیما قال لا تطبخوا (ابن ماجہ) کہ مشرکوں کی ہانڈیوں میں مت پکاؤ. احمد اور نسائی نے انس سے نکالا. کہ مشرکین کے انگارے مت روشنی لو. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے. قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا لا نستعین بالمشرک. کہ ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے. صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے. کہ ایک مشرک نے آنحضرتؐ کے ساتھ جہاد کا قصد کیا آپ نے فرمایا. لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا.

غرض کلھم یزعم انہ نبی کے مصداق گروہ کا تجویز کیا ہوا "ہندو مسلم اتحاد" یہ حقیقت رکھتا ہے.

تیسری بات جو ستلحق قبائل من امتی بالمشرکین اور کئی امتین تو بیشمار تشبیہن کے ساتھ بیان فرمائی ہے کہ ایک طائفہ منصورین کا ہوگا جس کی مخالفت کی جائیگی. سو اس وقت جماعت احمدیہ ہی اس پیشگوئی کی مصداق ہے جس کے بانی کو دوسری حدیث میں منصور کہا گیا (علی مقدمۃ رجل یقال لہ المنصور) اس کے ساتھ مخالفت کا یہ حال ہے. کہ ان مسلمانوں کی مسجدوں میں منبروں پر بھیڑیئے بیٹھ سکتے ہیں. مگر ایک احمدی نماز نہیں پڑھ سکتا. یہ لوگ دہر مسالوں بت خانوں میں نماز پڑھنا روا رکھتے ہیں. لیکن احمدیوں کی مسجد میں پاؤں رکھنا گوارا نہیں کرتے. اس جماعت کا بانی جس کی شان میں یدفن معی فی قبری وارد ہے اسکے ماننے والوں کو اپنے گورستان میں جگہ نہیں دیتے. بڑے ایک بت پرست کی نعش کو کندھا دینا اور اس کے پیچھے ماتمی لباس میں شور وغل کرنا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ اس مہدی کی فوج جو لا الٰہ الا اللہ کے نعروں سے کفر کے قلعہ کو مسمار کر رہی ہے. ان کے نزدیک کام تو خدمت اسلام نہیں. ہاں ان کی مجالس میں آج ہملی کی جے کے نعرے بتا رہے ہیں. کہ ضرور یہی مسلمان توحید الٰہی کے فدائی ہیں. باوجود اتنی مخالفت کے ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ (لا یضرھم خالفھم) کے مطابق جماعت احمدیہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو رہی ہے. خدا تعالےٰ اسکو ہمیشہ مظفر و منصور رکھے. آمین۔

آخر میں ہم ان مسلمان بھائیوں کو جن کو اپنے قومی بہادروں اور بارونق جلسوں پر فخر ہے. یہ سنانا چاہتے ہیں. کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :- ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد علی الرحمٰن عتیا (مریم) تفسیر جلالین میں عتیا کے معنے جرءۃ لکھے ہیں. یعنے ہم ہر گروہ سے جو رحمٰن پر زیادہ دلیر ہے کھینچ کر نکال لینگے. خدائے رحمٰن نے مسیح موعودؑ کو قرآن شریف کے حقیقی معنوں پر اطلاع دے کر مبعوث فرمایا (یا احمد بارک اللہ فیک ...... الرحمٰن علم القرآن. براہین احمدیہ) مگر قوم کے پیشواؤں نے بجائے قبول کرنے کے فتوے لگائے. اس لئے آخر وہ دن آگیا ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے

جب یہ پیشگوئیاں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو سوائے انحسن نذر یا کے کوئی جواب نہیں دے سکتے. مولیٰ کریم ہم سب کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلائے. آمین.

کرمداد از دولمیال

جنات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا عقیدہ

ایک صاحب کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے حال میں لکھوایا کہ میں جنات کی ہستی کا قائل ہوں مگر اس امر کا قائل نہیں کہ وہ کسی کے سر پر چڑھتے ہیں یا میوہ لاکر دیتے ہیں جیسے فرشتے کسی کے سر پر نہیں چڑھتے جنات بھی نہیں جسطرح فرشتے انسانوں سے ملاقات کرتے ہیں اسی طرح جنات بھی ملاقات کرتے ہیں. لیکن جسطرح ان کا وجود دانکو اجازت دیتا ہے رسول کریمؐ کی تعلیم کی نسبت میں سمجھتا ہوں کہ انسان اور جن سب کے لئے ہے اور آپ پر ایمان لانا جنات کے لئے بھی ضروری ہو. انکی وحی پر عمل کرنا بھی. مگر میرا یہی عقیدہ اسبات کا بھی باعث ہوا ہے کہ میں یہ عقیدہ بھی رکھوں کہ وہ نہ کسی کے سر پر چڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی میوہ لاکر دے سکتے ہیں. قرآن کریم میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ پر ایمان لانیوالوں کا فرض تھا کہ وہ انکی مدد اور نصرت کریں اگر جنات میں طاقت ہوتی کہ انسان کی مدد کرسکتے یا نصرت کرسکتے تو کیوں وہ ابوجہل وغیرہ کے سر پر نہ چڑھے. انکو کوئی قربانی بھی نہ کرنی پڑتی تھی. لوگ کہتے ہیں کہ جن مٹھائی لاکر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ. پر میں ایسے جنوں کا قائل نہیں ہوسکتا جو زید و بکر کو مٹھائی لا لاکر کھلاتے ہیں. لیکن وہ شخص

ایک آریہ معترض کے جواب میں

اسلام اور عقل

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک دیانندی مہاشہ نے ہمارے اُن مضامین کا جو وقتاً فوقتاً ویدک دھرم کی اصل حقیقت واشگاف کرنے کے لئے شایع ہوتے رہے۔ جب کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو چند اعتراض اسلامی تعلیم پر کر کے ہماری طرف بغرض جواب بھیجدئیے۔ اور بڑے قاہرانہ الفاظ میں لکھا کہ اگر تم ان اعتراضات کا جواب نہ دو گے۔ تو آیندہ کے لئے تمہیں کسی قسم کا حق حاصل نہ ہو گا کہ ویدک دھرم پر اعتراض کئے جاؤ۔

گو یہ کوئی اس قسم کے اعتراض نہ تھے۔ جن کا کہ اہل اسلام کی طرف سے صدہا نہیں۔ بلکہ ہزارہا دفعہ مدلل و مسکت جواب نہ دیا گیا ہو۔ تاہم مہاشہ جی کے تاکیدی الفاظ نے ہمیں مجبور کیا کہ ان اعتراضات کا ایک دفعہ اور بھی جواب دیدیا جائے۔ سو سب سے پہلے ہم مہاشہ جی کی ان باتوں کا جواب حوالہ قلم کرتے ہیں۔ جو انھوں نے اپنے خط میں بطور تمہید لکھی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ :۔

"میں نے جہاں تک اسلامی تعلیم کا مطالعہ کیا ہے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام کو عقلی مذہب کہنا سراسر غلط ہے۔ اور اسمیں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو سراسر عقل اور بدھی کے خلاف اور ورودھ ہیں"

معزز ناظرین! مہاشہ جی نے یہ بات منہ سے کیوں نکالی۔ محض اسلئے کہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر کے سوا نہ کبھی قرآن الحکیم کا مطالعہ کیا۔ اور نہ ہی کسی اور مستند اسلامی کتاب کو اولوکن کیا۔

یہی وجہ ہے کہ مہاشہ جی نے منہ بسور کر یہ لکھ دیا۔ کہ "اسلام کو عقلی مذہب کہنا سراسر غلط ہے" حالانکہ اگر دیانندی دیکھرامی لٹریچر کو پس پشت ڈالکر براہ راست اسلامی تعلیم کا مطالعہ کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں صرف ایک اسلام ہی ایسا دین ہے جو اپنے انویاییوں کو قدرت کے وسیع نظاروں کے مطالعہ کی رغبت دلاتا ہے۔ اس رغبت اور شوق دلانے پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ حکم دیتا ہے۔ اور بیشک اسلام ہی ایک ایسا دھرم ہے۔ جو اپنے پیرؤوں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ نور قلب سے کام لینا سیکھیں۔ اور اپنی عقول کو تیز کریں۔ اور اس کے ذریعہ فلسفہ اور دیگر تمام علوم کی تحقیقات کریں اور فی الواقعہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو برخلاف دیگر مذاہب کے اپنے متبعین سے کوئی ایسی بات نہیں منوانا چاہتا۔ جو عقل و علم۔ دلیل و برہان تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہو۔ بلکہ نسل انسانی سے اسلام یہی مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہی چاہتا ہے کہ وہ تدبر و تفکر سے کام لے۔ کسی ایسی بات کے پیچھے نہ لگے۔ جو بدھی اور گیان کے ورودھ ہو۔ پس جو کتاب یا جو مذہب اپنے پیرؤوں کو بار بار اور متواتر یہی ہدایت کرے کہ وہ عقل و شعور سے کام لیں۔ اس کے متعلق یہ فتویٰ دیدینا کہ وہ عقل کے سراسر خلاف ہے۔ کہاں تک ... حقیقت اور سچائی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ مہاشہ جی پر فرض تھا کہ اعتراض کرنے سے پہلے قرآن کریم کی اس قسم کی آیات پر غور کر لیتے جو متعدد جگہ مرقوم ہیں۔ کہ

كذالك يبين الله لكم اٰيٰته لعلكم تعقلون

اعلموا ان الله يحيي الارض بعد موتها قد بينا لكم الاٰيٰت لعلكم تعقلون (۲۷/۱۸)

هل يستوي الاعمى والبصير

وما خلقنا السموات والارض وما بينهما الا بالحق واجل مسمى۔ اسی طرح کی متعدد آیات ہیں۔ جنمیں انسانوں کو عقل و فکر سے کام لینے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور انہیں سوچنے سمجھنے کی تعلیم و تلقین کی ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ اندھا اور بابصیرت ایک سے نہیں ہو سکتے۔ اور خود قرآن کریم کو حکمت اور فلسفہ کی کتاب کہا گیا ہے۔ چنانچہ آتا ہے :۔ تلك اٰيات الكتاب الحكيم۔ یہ پُرحکمت کتاب کی آیات ہیں۔ الفضل کے محدود کالم اس امر کی اجازت نہیں دیتے کہ اس قسم کی تمام آیات کو نقل کر دیا جائے۔ جنمیں لوگوں کو نیچر کے مطالعہ کی رغبت اور نور قلب سے کام لینے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلئے ان محولہ بالا آیات پر ہی اکتفا کرتے ہوئے ہم امید کرتے ہیں کہ محترمی مہاشہ آیندہ اعتراض کرنے سے پہلے براہ راست قرآن الحکیم کا مطالعہ کر لیا کرینگے۔ اور اگر بوجہ عربی زبان سے لاعلم ہونے کے پڑھنے سے قاصر ہوں۔ تو کسی مسلمان عالم قرآن سے سُن لیا کرینگے۔

ذیل میں ہم چند غیر مسلموں کی آراء اسلام اور قرآن کریم کے متعلق درج کر کے بتلاتے ہیں کہ مہاشہ جی نے اسلام کے متعلق اپنی ناسمجھی اور بے علمی کی وجہ سے جو رائے ظاہر کی ہے۔ اس کو اسلام کے ماننے والے ہی نہیں۔ بلکہ غیر مذہب کے تعلیم یافتہ اور محقق لوگ بھی نہایت خوبی اور صفائی کے ساتھ رد کر چکے ہیں۔ اور اسلام ایسا معقول اور مدلل مذہب ہے۔ کہ اپنی معقولیت کا مخالفین سے بھی اعتراف کرا چکا ہے

پروفیسر مونٹے "عیسائی مذہب کی اشاعت اور اس کے مخالف مسلمان" کے صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں :۔ مذہب اسلام فی الواقعہ رشنل ازم (یعنی عقلی) مذہب ہے۔ جو اس لفظ کو (جو فلسفہ یورپ کی اصطلاح ہے) از روئے لغت خیال کیا جائے۔ اور خواہ اس کے تاریخی معنوں پر نظر کی جاوے۔ کہ مختلف وقتوں میں اس کے کیا معنے رہے ہیں۔

رشنل ازم کی یہ تعریف کہ وہ ایک علم ہے۔ جسمیں مذہبی عقائد کا انحصار عقلی دلائل اور برہان پر ہو۔ اسلام پر بالکل صادق آتا ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک پر جوش شخص تھے۔ اور انہیں ایمان اور یقین کی حرارت موجود تھی بلکہ یہ آخر قابل تعریف خوبی ان کی اُمت میں بھی پیدا ہے اور یہ سچ ہے۔ کہ انھوں نے جس قدر اصلاح کی اسکو وحی کی صورت میں ظاہر کیا ...... اور پیغمبر خدا کے مذہب میں ایک ایسے مجموعہ عقائد کا پتہ چلتا ہے۔ جس کی بنیاد عقلی معلومات پر رکھی گئی ہے۔ الخ

(مقتبس از دی پریچنگ آف اسلام)

(۲) مسٹر مارگولیتھ صاحب ترجمہ قرآن راڈویل کے دیباچہ میں لکھتے ہیں :۔

"قرآن شریف کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس نے ایک نئی علمی اور فلسفیانہ تحریک کی بنا ڈالی۔ جس نے قرون وسطیٰ اور نصاریٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور مہذب ترین دماغوں پر زبردست اثر ڈالا ہے

اسلامی دنیا کی ترقی عامہ کی یہ رفتار کسی نہ کسی وجہ سے ضرور رک گئی۔ لیکن علمی تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہو کہ فضلاء یورپ کو فلسفہ یونان، ریاضی ہیئت اور دیگر علوم کا جو علم کئی صدیوں تک حاصل رہا۔ اگر دوسرے الفاظ میں کہا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ سب لاطینی کتابوں سے لیا گیا تھا۔ اور یہ لاطینی کتابیں عربی کتب کا ترجمہ تھیں اور عربوں یا انکے رفیقوں کو ان علوم کے مطالعہ کی طرف جو رجحان پیدا ہوا وہ خواہ بالواسطہ ہی ہو قرآن شریف کی وجہ سے پیدا ہوا۔ تحقیق السنہ۔ نظم اور ادب کی دوسری شاخیں بھی قرآن شریف کی اشاعت کے ساتھ ہی کتم عدم سے عالم ظہور میں آئیں۔ اور اس علمی تحریک کا نتیجہ فطانت اور علم و فضل کی اعلیٰ سے اعلیٰ تصنیفات ہیں۔"

(۳) نامور مستشرق فرنچ ڈاکٹر پادری سوزان صاحب لکھتے ہیں:-
"جدید علمی اکتشافات ہیں یا ان علمی مسائل ہیں جنکو ہم نے اپنے علم کے زور سے حل کیا ہے یا ہنوز زیر تحقیق ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو تعلیمات قرآنی کے مخالف ہو۔ ہم عیسائیوں نے عیسائیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہم نشین بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں۔ اسلام و قرآن میں یہ سب پہلے ہی سے موجود ہے اور پوری طرح سے موجود ہے۔"

(۴) شہرہ آفاق فرنچ عالم موسیو گاستن کار صاحب لکھتے ہیں:-
"ہمیں معلوم ہے کہ اس (اسلام) عاقلانہ مذہب کے قانون میں وہ تمام فوائد اور نصائح موجود ہیں جن سے زمانہ حال کا تمدن بنتا ہے۔ اور گویا اسلام ہی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ہے۔ اس حیرت انگیز سائنٹفک مذہب اسلام نے دین کی عمرانی ترقی کیلئے ہر قسم کے بنیادی مسائل و ذرائع یورپ کو بہم پہنچائے ہیں۔" الخ

(۵) عیسائیت کے علاوہ اسلام جیسا پسندیدہ اور معقول مذہب کوئی نہیں ہے۔ (کاؤنٹ ڈی لیمن ولیمس)

(۶) "جس قدر ہم اسکے (قرآن شریف) قریب پہنچتے ہیں یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ہیں وہ ہمیشہ دور کھینچتی ہو یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے۔ وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر تعجب میں ڈالتا ہے اور آخر کار وجد آمیز تحیر میں ڈالدیتی ہو۔" (گلیٹھ)

امید ہو کہ وہ پادری دوست کو انکے اعتراض کی حقیقت معلوم ہو گئی ہو گی۔ اس لئے اسے یہیں سماپت کرتے ہیں۔ آیندہ اشاعت میں ان کے بقایا اعتراضات کی حقیقت آشکار کی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

چاندی کے عجیب موتی ۱۲/۶

جن پر حال ہی میں بہت سے اور وہ اخبارات میں نہایت عمدہ الفاظ کے ساتھ تعریفی ریویو شایع ہوئے ہیں اور سب نے ان کی خوشنمائی اور عمدگی کی تصدیق کی ہے۔

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور رنگسازی کا بہترین نمونہ ہیں۔ یہ ہو بہو سچے موتیوں کی مانند ہیں۔ اور اصلی موتیوں کی طرح گول صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی۔ خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں بے احتیاطی سے میلے یا خراب ہو جانے پر دوبارہ نہایت آسانی کے ساتھ چمکدار اور مجلّا ہو سکتے ہیں۔ ہار بنانے کنٹھا پرونے بالیوں میں ڈالنے اور جھومر وغیرہ میں پہننے کیلئے معمولی موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں۔ تحریر ہذا کے بموجب نہ ہو تو پھر واپس فرمادیں واپسی کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ قیمت علاوہ محصول صرف تین روپے فی درجن

ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت محلہ انصار

الحظیم ۱/۸

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۵۵ اور ۲۸ روپیہ ماہوار علی الترتیب ہے۔ رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک۔ مقبول صورت ہوں۔

خط و کتابت۔ ایم۔ ایس معرفت امور عامہ قادیان ہو

ناظر امور عامہ

مجرب دوائیں بواسیر خونی ۱/۸

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

حب اکسیر خونی۔ خونی بواسیر کا مجرب علاج اور بادی بواسیر کو بھی نافع مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ اور بارہا تجربہ کیا گیا۔ اور مفید پایا۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے ۔

روغن مقوی۔ اس روغن کو صرف ایک ہفتہ لگانے سے ہر قسم کی کمزوری کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۔۔۔ ہر قسم کی ادویات ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ یونانی شفاخانہ قادیان ضلع گورداسپور

خضاب لاجواب ۱/۴

اس خضاب کے استعمال سے بال کالے بھنور ہو جاتے ہیں۔ رنگ پختہ اور سیاہی پائیدار ہوتی ہے۔ رنگ مثل قدرتی سیاہ بالوں کے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے ۔

بال پیدا کرنیکا جوہر جہاں بال نہ اگتے ہوں۔ اور اگانے مطلوب ہوں اس جوہر کو لگانے سے اگ آئیں گے۔ بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ۔۔۔

سرمہ مقوی البصر اس کے استعمال سے بصارت چشم کو تقویت پہنچتی ہے۔ دائمی استعمال سے بڑھاپے تک نظر قائم رہتی ہے۔ دماغی محنت کرنیوالے لوگوں کیلئے بیحد مفید اور دھند جالا۔ پڑوال پھولا۔ کوتاہ نظری وغیرہ امراض کا علاج ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ محصول ۔۔۔

اکسیر دمہ۔ دمہ کھانسی اور بگڑے ہوئے زکام کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ پہلی خوراک حلق سے اترتے ہی بفضلہ تعالےٰ اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ محصول ۔۔۔

معجون مسیحائی۔ مقوی دل۔ دماغ معدہ جگر ہونیکے علاوہ پرلے درجہ کی مصفی خون ہے۔ امراض خبیثہ میں بھی کارآمد ہے پھوڑے پھنسی وغیرہ کے ازالہ کیلئے بحکم شافی مطلق اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتی ہے۔ فی بکس دو روپے محصول ۔۔۔

معجزہ قرآن۔ جس پر فاضل ایڈیٹر الفضل اور دو درجن دیگر اخبارات و رسائل نے زبردست ریویو کئے ہیں۔ موجودہ طرز تقسیم کی غلطیاں دکھا کر کلام مجید سے ایک صحیح اور با اصول طریق تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے فی جلد ۔۔۔ اور محصول ۳ر یا ۷ر کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔

رسالہ کیمیائی۔ اصول حفظان پر کیمیائی طریق سے زبردست اور معقول بحث کی گئی ہے۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔

حکیم مولوی علم الدین (یا خدا) مالک شفاخانہ مسیحائی کٹڑہ۔ خزانہ امرتسر

تریاق چشم ۱/۴

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر ہو کاٹ دیتا ہے۔ چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور ککرے کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں۔ یا گل گئی ہوں۔ یا آنکھوں میں کثرت سے پھنسیاں دگوہانجنیاں نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی دن بدن کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ ان کو ازحد مفید ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لے کر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ کئی معزز اصحاب احمدی وغیر احمدی اور دیگر مذاہب والوں نے منگا کر تجربہ کیا۔ اور اکسیر پایا۔ بعض تو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئے۔ بعض نے تحریر فرمایا کہ اگر اس کی قیمت پچیس روپے فی تولہ ہو۔ تو بھی کم ہے۔ جن کے نام اخبار الفضل مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۲۰ء اور ۱۷ مارچ ۱۹۲۱ء میں درج ہو چکے ہیں۔

قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

نوٹ۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو ہم حی القیوم خدا کی قسم کھا کر عہد کرتے ہیں۔ کہ تریاق چشم (باقیماندہ) واپس آنے پر قیمت فوراً واپس کر دینگے۔ بشرطیکہ وہ حلفیہ قسم کھا کر تحریر کریں۔

خاکسار

میرزا محمد بیگ احمدی گڑھی شاہدولہ گجرات

ہندوستان کی خبریں

ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کی تیاری
کرنل ہاورڈ بری ماؤنٹ ایورسٹ پر کی مہم کے سرغنہ جہاز مالوہ پر ہندوستان پہنچے ہیں۔ اور شملہ پر حکام سے اس مہم کے متعلق گفت و شنید میں مصروف ہیں +

مشتہرہ رقبوں میں خاص مذہبی جلسوں کی اجازت
گورنر پنجاب باجلاس کونسل زیر دفعہ (۱۶۲) ایکٹ امتناع مجالس باغیانہ اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ شیخوپورہ کو ۲۶ ر اپریل سنہ ۱۹۲۱ء سے مزید چھ ماہ کے لئے رقبہ مشتہرہ قرار دے چکے ہیں۔ اس بارہ میں تازہ حکم نافذ ہوا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اقسام کے پبلک جلسے مذکورہ دفعات ۴ (۱) و ۵ (۲) کے اطلاق سے مستثنا ہونگے (الف) خاص مذہبی جلسے (ب) انتخاب کے متعلق جلسے جو لیجس لیٹو کونسل یا لیجس لیٹو اسمبلی یا کونسل آف سٹیٹ کیلئے انتخاب کے امیدواران کی طرف سے یا ان کی امداد کیلئے منعقد کئے جائیں +

مسٹر پارسنز کا انتقال
افسوس ہے۔ کہ مسٹر پارسنز آئی۔ سی۔ ایس جنہوں نے مقدمہ قتل ننکانہ صاحب کی سماعت شروع کی تھی۔ اور دوران سماعت میں ہی بیمار ہو گئے تھے۔ ۲۳ ر اپریل کی صبح کو فوت ہو گئے۔ آپ کے جنازہ کے ہمراہ گورنر پنجاب اور دیگر اعلیٰ افسران بھی تھے +

ریاست کپورتھلہ میں کرپانیں رکھنے کی ممانعت
ہمعصر "سکھ" خبر دیتا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں حکام نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی سکھ کے پاس ۹۔ انچ سے لمبی کرپان پائی گئی۔ تو اسے گرفتار کیا جائیگا۔ اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائیگی +

ایک اڈیٹر و پرنٹر پر مقدمہ
مدراس ۲۳ ر اپریل۔ مسٹر سی۔ اے۔ این کمشنر پولیس نے مدراس ہائیکورٹ میں مسٹر جارج جوزف ایڈیٹر اور مسٹر سی ایس رنگا آئیر کے خلاف اس بنا پر ۲۰ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ کہ ہر دو اصحاب نے اخبار انڈی پنڈنٹ الہ آباد میں بلرام پور والے گولی چلنے کے حادثہ کے متعلق مسٹر پیٹے کے متعلق ہتک آمیز بیانات درج کئے ہیں +

مارشل لا کے قیدی اور وائسرائے ہند
شملہ ۲۷ اپریل۔ لارڈ ریڈنگ نے مارشل لا کے قیدیوں کے کاغذات ملاحظہ کے لئے طلب فرمائے ہیں +

مسٹر گاندھی کا مشورہ میونسپل کمشنروں کو
کراچی ۲۷ ر اپریل مسٹر گاندھی نے میونسپل کمشنروں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر آپ حدود بلدیہ کے اندر تعلیم کو قومی بنانے۔ اسکولوں میں ہندی سکھانے نیز چرخہ کو رائج کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں تو آپ اپنے عہدوں سے فوراً مستعفی ہو جائیں +

ملیگاؤں میں عوام کی دست درازی
بمبئی ۲۷۔ اپریل حکومت بمبئی نے ایک سرکاری اطلاع شایع کی ہے۔ کہ ملیگاؤں ضلع ناسک میں ۲۵ ر اپریل کی شام اور ۲۶ ر اپریل کی صبح کو عوام کی طرف سے ایک سخت حملہ ہوا۔ ایک سب انسپکٹر پولیس اور تین کانسٹیبل مارے گئے ہیں۔ انہوں ایک مندر اور تین متعدد مکانات میں پناہ لی تھی۔ جہاں انہیں جلا دیا گیا ہے۔ دو مقامی مجسٹریٹ بھی مجروح ہوئے پولیس اور فوج موقعہ پر پہنچ گئی ہے۔ اب امن بحال ہو گیا ہے +

سوامی ستیہ دیو کو آزادی
الموڑہ ۲۶ ر اپریل۔ ڈپٹی کمشنر الموڑہ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری زبانبندی کا جو حکم صادر کیا تھا۔ وہ اب واپس لیا گیا ہے +

مقدمہ دھرم سالہ سادھو رام کا فیصلہ
لاہور میں بھائی سادھو رام کی دھرم سالہ پر جبراً قبضہ کے الزام میں ۱۴ سکھوں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا۔ ۲۶ اپریل کو اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے سردار ہیر سنگھ کو بری کیا۔ اور سردار جگت سنگھ جتھہ دار کو ۹ ماہ قید اور باقی ملزمان کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی +

ریاست پٹیالہ میں ننکانہ
ریاست پٹیالہ میں سکھوں کو ننکانہ صاحب کے مقتولوں کے لئے چندہ کی ممانعت کے متعلق چندہ جمع کرنا حکماً بند کر دیا ہے +

ہندوستان کی آبادی
ہندوستان کی کل آبادی کا اندازہ حال کی مردم شماری میں اکتیس کروڑ نوے لاکھ کیا گیا ہے +

لاہور میں قومی کالج کا قیام
لاہور میں دوشنبہ کے روز یکم مئی کو قومی کالج کا افتتاح ہوگا۔ لالہ جگل کشور بی۔ اے (آکسن) کالج کے پرنسپل اور پروفیسر روچی رام ساہنی ایم۔ اے ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ہونگے +

گاندھی ٹوپی کے متعلق ناگپوری کلرکوں کا فیصلہ
ناگپور ۲۵ ر اپریل۔ ناگپور کے کلرکوں کی یونین نے ان احکام کو ناپسند کیا ہے۔ جو بعض محکموں نے گاندھی ٹوپی کے نسبت جاری کئے ہیں۔ کیونکہ یہ شخصی آزادی میں غیر ضروری مداخلت ہے اور ایسے احکام کو واپس لینے کے متعلق درخواست کی ہے +

رنگون میں ترکِ شراب کی کوششیں
رنگون ۲۵ ر اپریل۔ شراب نوشی کے خلاف کوشش شروع ہو گئی ہے۔ اس کے کارپردازوں نے شراب خانوں پر ڈیرے لگا دیئے ہیں +

ایک یورپین پولیس سارجنٹ کا غسل شادی خون سے
کلکتہ ۲۶ ر اپریل۔ کلکتہ پولیس کا سارجنٹ سمتھ آج صبح خون میں اپنے کمرے کے اندر لت پت بے ہوش پایا گیا۔ سر میں بہت سخت زخم لگا۔ حملہ آور کا ابھی کوئی پتہ نہیں چلا۔ نازک حالت میں اسے ہسپتال پہنچا یا گیا کل سارجنٹ مذکور کی شادی ہونے والی تھی۔ مزید تفتیش سے اس کے کمرے میں ریوالور پایا گیا جس سے اغلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے خودکشی ہی کی ہو۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

خونریز چھاپے

لنڈن - ۲۴ - اپریل ہفتہ کے انجام پر بلفاسٹ اور کلیر میں کئی خفیہ گھات سے چھاپے ہوئے جن میں دو فوجی سپاہی ہلاک اور تین سخت مجروح ہوئے۔

بلفاسٹ میں تین غیر معلوم قاتلوں نے دو شہری ایک مدرس اور ایک کلرک اپنے اپنے گھروں میں مار ڈالے۔

ٹپریری میں بھی ایک شخص ہلاک ہوا ؛

کوہستان کاملکین میں ۱۲ گھنٹے تک خونریز جنگ ہوئی جہاں باغیوں نے پولیس کے ۱۴ سپاہیوں پر کمین گاہ سے حملہ کیا تھا۔

آخر کار سپاہیوں کی کمک آپہونچی اور انہوں نے باغیوں کو شکست دی ؛

ڈاک پر حملہ

لنڈن - ۲۳ - اپریل - آج بحباس چھٹی رسانوں نے کارک میں ڈاک تقسیم کی - ان کو مسلح آدمیوں نے روک لیا - ان سے جمہوریہ آئرلینڈ کے نام پر ڈاک چھین لی جسے وہ کسی نامعلوم مقام کو لے گئے۔

ٹرین کو آگ لگا دی گئی

سن فینیوں نے گلاسگو میں ریلوے لائن توڑ ڈالی - جس کے باعث ایک مال گاڑی پٹڑی سے اُتر گئی سن فینیوں نے ٹرین میں جس میں اہم گاڑیاں تھیں - اور بلفاسٹ سے مال لایا جارہا تھا - آگ لگا کر خاکستر کر دیا ؛

جبراً ٹیکس کی وصولی

آئرلینڈ میں ۱۴ باغی انسپکٹر مقرر کئے گئے تاکہ وہ مقامی جماعتوں کا معائنہ کریں - اور ان کو ترغیب دیں کہ وہ گورنمنٹ کی بجائے سن فینیوں کے لئے ٹیکس جمع کریں - ان کو کامیابی نہ ہوئی - اس کے بعد جمہوری فوج کے نام حکم دیا کہ وفادار عمال کو بائیکاٹ کریں - بعض ٹیکس دینے والوں سے مسلح آدمیوں نے جبراً ٹیکس وصول کئے ؛

متفرق خبریں

سفیر بخارا افغانستان میں - جناب یوسف زادہ عبدالرحیم خان سفیر فوق العادہ دربار جمہوریہ بخارا کابل میں تشریف لائے ہیں - وزارت خارجیہ افغانستان کی طرف آقا بشیر احمد خان معاون شعبہ ترکستان و روس نے مہتاب قلعہ میں سفیر موصوف کا استقبال کیا - اس کے بعد سفیر صاحب اور ان کے رفقاء اس عمارت میں جو ان کے نزول اجلال کیلئے مخصوص کی گئی تھی - مقیم ہوئے۔

سفیر اناطولیہ افغانستان میں

جناب عبدالرحمٰن بیگ سفیر فوق العادہ حکومت اناطولیہ ہرات کے راستے سے کابل میں وارد ہوئے - وزارت خارجیہ افغانستان کی طرف سے آقا محمد اسحٰق خان مدیر شعبہ عثمانی نے ایک دستہ فوج ہمراہ لیکر سفیر موصوف اور ان کے رفقاء کا شاندار استقبال کیا ؛

تاوان جنگ اور فرانس

لنڈن - ۲۳ - اپریل - پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمنی اور امریکہ کی گفت و شنید اور تاوان جنگ کی مجلس کے نام جدید جرمن یادداشت کے باوجود دول متحدہ اپنی تجاویز میں ذرا بھی ڈھیل نہ دینگی اور جدید علاقے پر قبضہ کر لینگی اگر جرمنی نے یکم مئی تک اتحادیوں کی تسلی نہ کی - تو حکومت فرانس اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر پوری تن دہی سے کام کریگی۔

اُجڑی بستیوں کا بسانا

برلن - ۲۳ر اپریل - جرمنی نے مجلس معاوضہ جنگ کے پاس ایک اور یادداشت بھیجی ہے - جس میں اجڑی ہوئی بستیوں کو بسانے کے لئے تین تجویزیں پیش کی ہیں - پہلی یہ کہ بعض اجڑے ہوئے شہر اور قصبات کسی بین الاقوام مجلس تعمیر کی معرفت از سرِ نو بسائے جائینگے - مگر اس مجلس پر نگرانی جرمنی کی ہوگی - دوم جرمنی جرمن تجارتی مجالس کی مدد سے مجلس سامان اور کاریگر بہم پہنچائیگا - اور کم از کم ۲۵ ہزار مکانات فی الفور تیار کر دیگا - سوم جرمنی ہو شیار ٹھیکیدار مہیا کریگا جن سے بے خانماں لوگ اپنے مکانات کی تعمیر کا فیصلہ کر سکیں گے۔

جرمنی یہ مصارف مارک میں ادا کرنے کو تیار ہے۔

وزیر جنگ ایران - طہران - ۲۵ - اپریل - رضا خان جس نے ۲۱ر فروری کی کاسکوں کا بلوا ترتیب دیا اور جو اسی وقت سے کاساک ڈویژن کا کمانڈر تھا - وزیر جنگ مقرر ہوا ہے

بالشویکی سفیر ایران میں

بالشویکی سفیر طہران میں وارد ہوا ؛

آسٹریا کے دارالسلطنت میں آتشزدگی

وی آنا - ۲۴ - اپریل سرکاری گودام میں آگ لگ گئی - آٹے - دیگر اشیائے خوردنی - جوتوں - چرمی سامان اور دیگر مال کی بے اندازہ مقدار جل گئی - نقصان کا اندازہ نصف ملین ڈکراؤن کیا جاتا ہے۔

البانیوں کا اجتماع

ایتھنز - ۲۴ر اپریل - غیر سرکاری خبر ہے کہ پانچ ہزار البانوی سرحد ایپریس پر جمع ہوئے ہیں اور مورچوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔

امریکہ اور جرمنی کے درمیان حالت جنگ کا اختتام

واشنگٹن - ۲۶ - اپریل - سینٹ کے محکمہ خارجہ کی کمیٹی نے مسٹر ناکس کے پیش کردہ ریزولیوشن کی تائید کی ہے - جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ جرمنی اور امریکہ کی حالت جنگ اختتام پذیر سمجھی جائے۔

ایران کی تسلی بخش حالت

لنڈن ۲۶ - اپریل - ایرانی سفارت کا اعلان ہے کہ ایران میں حالت تسلی بخش ہے - بالکل امن ہے - اور کہ حکومت کامیابی کے ساتھ اصلاحات کو سرانجام دے رہی ہے ؛

گورنر خراسان کی گرفتاری

گورنر کرمان شاہ کے علاوہ گورنر خراسان کو بھی گرفتار کیا گیا ہے - کیونکہ وہ بھی موجودہ حکومت کے خلاف تھا ؛

برطانی فوج کی واپسی

برطانی افواج ایران سے واپس جارہی ہیں - سفارت کا بیان ہے کہ روسی سفیر طہران میں پہنچ گیا ہے۔

مسٹر محمد علی کی تقریر پارلیمنٹ میں

کرنل ییٹ کے جواب میں دیوان عام میں مسٹر مانٹیگو نے تحقیقات کئے جانے کا وعدہ کیا ہے - کہ مسٹر محمد علی کی تقریر کے متعلق جو انہوں نے مدراس میں کی تھی گورنمنٹ کارروائی کی ہے یا کرنے کا خیال ہے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)